بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دنیا سے شرک ختم کرنے آئے تھے پس یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں کہ آپ کی سچی خلافت کسی بھی قسم کے شرک کو بڑھانے والی ہو یا ہوا دینے والی ہو خلافت کا تو بنیادی کام ہی شرک کا خاتمہ اور توحید کا قیام ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2 رنومبر 2018 بمقام مسجد بیت الرحمن، میری لینڈ (امریکہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر شخص مرد یا عورت جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اس کا صرف اتنا اعلان ہی اسے حقیقی احمدی نہیں بنا دیتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتا ہے آپ کے دعوے کو مانتا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک حقیقی احمدی بننے کے لئے بعض شرائط رکھی ہیں بعض ذمہ داریاں ڈالی ہیں بعض فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر ان پر عمل کرو گے ان کو ادا کرو گے تو تبھی حقیقی رنگ میں میری جماعت میں شمار ہو گے۔ عملی احمدی بننے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ ان باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی سے توقع فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ پس یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے جب ہم اپنی کوئی چیز کسی کو بیچتے ہیں تو پھر اس پر ہمارا کوئی حق نہیں رہتا۔ پس یہ وہ حالت ہے جو ہمیں اپنے اوپر طاری کرنی چاہئے اور یہ وہ سوچ ہے جو ہمیں اپنی جانوں کے بارے میں رکھنی چاہئے۔ آپؑ نے فرمایا کہ بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ ہیں کہ خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: بعض لوگوں میں خودی اور نفسانیت کی یہ حالت ہے کہ ایک عہدے دار دوسرے عہدے دار سے ناراض ہو کر ایک جگہ میری موجودگی کے باوجود مسجد میں نمازوں کے لئے حاضر نہیں ہوا۔ اس لئے کہ اس عہدے دار سے اس کے تعلقات ٹھیک نہیں تھے۔ خودی اور نفسانیت اس حد تک بڑھ گئی کہ خلافت کی بیعت کا دعویٰ تو ہے لیکن کوئی اس کا پاس نہیں ہے۔

خلیفہ وقت وہاں موجود ہے اور اس کے پیچھے نمازیں پڑھنے جانا ہے نہ کہ کسی عہدیدار کی خاطر مسجد میں آنا ہے اور خود بھی عہدیدار ہے۔ تو یہ حالت اگر ہو تو پھر ایسے احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ پس اَنا کو مارنا پڑتا ہے خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر بیعت کے وقت وعدہ اور ہے اور پھر عمل اور ہے تو دیکھو یہ کتنا بڑا فرق ہے کتنا بڑا تضاد ہے تمہاری باتوں میں۔ اگر تم خدا تعالیٰ سے فرق رکھو گے تو وہ تم سے فرق رکھے گا آپ نے فرمایا اس لئے تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو کہ کیا ایسی تبدیلی اور صفائی کر لی ہے کہ تمہارا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہو جائے اور تم اس کی حفاظت کے سائے میں آجاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ تم ایسے پاک صاف ہو جاؤ جیسے صحابہ نے اپنی تبدیلی کی۔ انہوں نے سالوں بلکہ نسلوں کی دشمنیوں کو صرف خدا تعالیٰ کی خاطر محبت پیار اور بھائی چارے میں بدل دیا۔ انہوں نے جب شرک سے توبہ کی تو مخفی تر شرک سے بھی بچنے کی کوشش کی۔ مخفی شرک کیا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: شرک سے صرف یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جائے بلکہ یہ بھی شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال میں ریاء سے کام لینا دکھاوے سے کام لینا اور مخفی خواہشات میں مبتلا ہونا یہ بھی شرک ہے۔ اگر کوئی شخص دینی حکم کو پس پشت ڈال کر دنیاوی خواہشات کو پورا کرتا ہے تو شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الہ الا اللہ کہہ دیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عزت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔ کسی نے مجھے کہا کہ لوگ خلیفہ وقت کو اس حد تک اونچا مقام دے دیتے ہیں کہ گویا وہ شرک کی حد تک چلے گئے ہیں۔ واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دنیا سے شرک ختم کرنے آئے تھے۔ پس یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں کہ آپ کی سچی خلافت کسی بھی قسم کے شرک کو بڑھانے والی ہو یا ہوا دینے والی ہو۔ خلافت کا تو بنیادی کام ہی شرک کا خاتمہ اور توحید کا قیام ہے اور اس مشن کی تکمیل کرنا ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ ہاں خلافت کا احترام قائم کرنا خلیفہ وقت کا کام ہے اور وہ اس کی ذمہ داری ہے اور وہ کرے گا اور اس لئے کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کے ذریعہ توحید کا پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور دنیا سے شرک کا خاتمہ ہونا ہے۔ پس بعض کچے دماغوں میں جو ایسے خیالات تربیت کی کمی کی وجہ سے ابھرتے ہیں وہ انہیں اپنے ذہنوں سے نکال دیں۔

توحید کے قیام کی کوشش اور شرک سے اپنے ماننے والوں کے دلوں کو پاک کرنے کے اہم کام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جو توجہ دلائی اور جس پر ہماری بیعت لی وہ جھوٹ اور اخلاقی برائیوں سے بچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ کہ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے۔ دیکھو یہاں جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔

جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا پر بھروسہ چھوڑ دیتا ہے سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: پس اگر توحید کا دعویٰ ہے اگر خدا تعالیٰ کی عبادت کا دعویٰ ہے اگر حقیقی مسلمان بننے کا دعویٰ ہے تو پھر جھوٹ کو اپنے اندر سے ہمیں نکالنا ہوگا اور جھوٹے کو بھی نکالنا ہوگا۔ بعض لوگ معمولی باتوں پر غلط بیانی سے کام لے لیتے ہیں یہ ایک مؤمن کی شان نہیں ہے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ بعض چھوٹی چھوٹی غلط بیانیاں جھوٹ نہیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی چھوٹے بچے کو کہا کہ آؤ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں اور پھر وہ اسے دیتا کچھ نہیں تو یہ جھوٹ میں شمار ہوگا گویا کہ مذاق میں بھی جو جھوٹ ہے وہ بھی جھوٹ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر ایک برائی سے بچنے کی نصیحت فرمائی ہے بلکہ بیعت کی شرائط میں سے بھی ہے وہ زنا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی۔ یعنی زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جس سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو فرمایا اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے حضور انور نے فرمایا: آجکل کے زمانے میں ٹی وی ہے انٹرنیٹ ہے اس پر ایسی غلط قسم کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں جن میں کھلے عام زنا کی تحریک کی جاتی ہے پس ایسی چیزوں سے بچنا ہر احمدی کا کام ہے۔ کئی گھروں میں اس وجہ سے لڑائی جھگڑے ہیں کئی گھر اس وجہ سے ٹوٹ رہے ہیں یا ٹوٹ چکے ہیں کہ خاوند بیٹھا فلمیں دیکھ رہا ہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھا ہوا ہے اور غلط سوچیں پیدا ہو رہی ہیں۔ کئی نوجوان اس وجہ سے برباد ہو رہے ہیں اور غلط صحبت میں پڑ رہے ہیں کیونکہ ننگی اور غلط فلموں کو دیکھنے کی عادت ہے۔

پس ایک احمدی کو خاص طور پر ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔

پھر ایک حقیقی احمدی بننے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر قسم کے ظلم سے بچنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میری طرف منسوب ہونا ہے تو پھر کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑا ظلم کون سا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں سے ایک ہاتھ زمین دبا لے یعنی قبضہ کر لے اس پر۔ پس کسی کے حقوق دبانا بہت بڑا ظلم اور گناہ ہے۔ غیروں کو ہم اسلام کی خوبیاں بتاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے اعلیٰ ترین معیار اسلام کی تعلیم میں ہیں اسلام حقوق لینے کی بجائے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے لوگوں کو تو ہم بڑے بڑھ بڑھ کے یہ باتیں کہتے ہیں اور ہمارے عمل اس سے اگر مختلف ہیں تو ہم گناہگار ہیں اور جھوٹ بول رہے ہیں۔ پس اس کا بھی باریکی کے ساتھ ہر احمدی کو جائزہ لینا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت ایک مؤمن ہونے کی اہم شرط ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد بھی عبادت قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ فرمایا: نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کپڑے بھی ہمارے خراب ہو جاتے ہیں فرصت بھی نہیں ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں ہے تو ہے ہی کیا۔ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ فرماتے ہیں نماز کیا ہے یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور پر فرما ہے کہ جانور اور انسان میں فرق کرنے والی چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز ہے۔ حضور انور نے فرمایا: میں کئی مرتبہ اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ اگر نماز سینٹر یا مسجد دور ہے تو چند قریب کے گھر آپس میں مل کر ایک جگہ مقرر کر لیں جہاں نماز ادا کی جا سکتی ہو اس سے جہاں نماز باجماعت کا ثواب ملے گا وہاں نمازوں کی طرف توجہ بھی رہے گی اور اگلی نسلوں کی اصلاح ہوتی رہے گی۔ نماز کی اہمیت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ایسا ہے جو یقیناً ہمارے دلوں کو ہلا دینے والا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پا لی اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ تہجد اور نفل پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمہارے فرائض میں جو کمی رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں نفلوں کے ذریعہ سے پوری فرما دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ایک انتہائی ضروری بات جس پر ہر احمدی کو نظر رکھنی چاہئے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کی طرف مستقل توجہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ لوگوں کو عذاب دے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس زمانے میں جو آجکل کا زمانہ ہے قرآن کریم کی یہ دعا پڑھتے رہنا چاہئے کہ رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ کہ اے اللہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے یہ بھی بنیادی شرط رکھی ہے کہ وہ حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر تمام مسلمان آج

اس حقیقت کو سمجھ لیں اور اس پر عمل کرنے والے ہوں اور مسلم حکومتیں اس پر عمل کرنے والی ہوں تو آجکل مسلمان مسلمان پر جو ظلم کر کے ان کے جان و مال کو تباہ کر رہا ہے ہزاروں لاکھوں بچے یتیم ہو رہے ہیں لاکھوں عورتیں بیوہ ہو رہی بوڑھے مر رہے ہیں یہ کچھ بھی نہ ہو۔

پھر تکبر ایک بہت بڑی برائی ہے جس سے بچنے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں تلقین فرمائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں بہت توجہ دلائی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جاسکے گا۔ حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دو مختلف مواقع پر میرے ساتھ مجالس میں لڑکیوں کی طرف سے یہ اظہار کیا گیا ہے کہ جماعت میں بعض قسم کا نسلی امتیاز ہے اگر کسی بھی وجہ سے نوجوان نسل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے تو انتہائی غلط ہے۔ حضور انور نے ذیلی تنظیموں کو اس حوالے سے تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کی جماعتیں مالی قربانیوں میں بڑھ رہی ہیں لیکن جو باقاعدہ مالی نظام ہے چندے کا اس کو دیکھنے سے پتا لگتا ہے کہ بہت کمی ہے۔ اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر صحیح شرح سے چندہ دینا شروع کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ مساجد کی تعمیر اور دوسرے جماعتی کاموں کے لئے پھر بہت کم علیحدہ تحریک کرنی پڑے گی۔ پس اس لحاظ سے اپنے جائزے لیں اور اپنے چندہ عام کے بجٹ کا دوبارہ جائزہ لے کر لکھوائیں جنہوں نے کم لکھوائے ہوئے ہیں۔

آج آخری بات جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ اطاعت ہے۔ بعض ٹیڑھے مزاج کے لوگ یا منافقانہ سوچ رکھنے والے لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ معروف فیصلہ پر عہد ہے اور کہتے ہیں کہ بعض خلیفہ وقت کے فیصلے معروف نہیں ہوتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی آیا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ۔ اور معروف باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ کیا اب ایسے لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنالی ہے کہ کون سی آپ صحیح بات کہیں گے اور کون سی غلط کہیں گے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

حضور انور نے فرمایا کہ طاعت در معروف یا معروف فیصلہ جس کی پابندی ضروری ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں اور پھر اس کے رسول کے احکامات ہیں۔ پس جب تک حقیقی خلافت قائم ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کے خلاف فیصلہ نہیں ہوگا جو قرآن اور سنت ہے اس کے مطابق ہی ہوگا۔ ہر شخص جو اپنے آپ کو جماعت کا حصہ سمجھتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ خلیفہ وقت کی جو جماعت سے متعلق ہدایات ہیں ان پر عمل کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر میری طرف منسوب ہونے والوں اور میری بیعت میں آنے والوں کی اصلاح نہیں ہوتی اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں گزارتے تو ایسی بیعت بے فائدہ ہے۔ پس ہمارے احمدی ہونے کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اس حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی حقیقی تعلیم کو سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 2nd - November - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB